رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم سہ شنبہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ روپے
سہ ماہی	۶ روپے
ماہوار	۲ روپے

قیمت

فی پرچہ ۱ر

جلد ۲ | یکم احسان ۱۳۲۷ ہش | ۲۱ رجب ۱۳۶۷ھ | یکم جون ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۲۳

اخبار احمدؐ

لاہور ۳۱ ہجرت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بسر میں چکر آنے کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے

(الحمد للہ)

ہمارا جھکاؤ کسی بلاک کی طرف نہیں۔ ہماری خارجہ پالیسی بالکل غیر جانبدارانہ اور دوستانہ ہے

ہم کشمیر میں ایسے سازگار ماحول کے خواہشمند ہیں جس میں عوام آزادانہ رائے کا اظہار کر سکیں

پریس کانفرنس میں وزیر امور خارجہ پاکستان کی تصریحات

نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

لاہور

اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس میں حکومت پاکستان کے وزیر امور خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے مسئلہ کشمیر کے متعلق چند ایک سوالات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کم سے کم اندازے کے مطابق اڑھائی لاکھ کے قریب کشمیری پناہ گزین اس وقت تک پاکستان پہنچ چکے ہیں۔ حال ہی میں جن علاقوں پر ہندوستانی فوجوں نے قبضہ کیا ہے۔ ان سے نکلنے والے اور پاکستان کی صعود میں داخل ہونے والے کشمیری پناہ گزینوں کی تعداد ۵۰ ہزار کے لگ بھگ ہے آپ نے ایک ضمنی سوال کے جواب میں فرمایا کشمیر میں مسلمانوں کا قتل عام ایک منظم سکیم کے ماتحت ہے۔ کسی ریاست یا ملک کی کوئی فوج اس وقت تک ملک کی رعایا کا قتل عام نہیں کرتی۔ جب تک حکمران مملکت کا اشارہ نہ ہو آپ نے فرمایا۔ ہماری خواہش ہے۔ اور اسی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہم نے کشمیر کے مسلمان عوام کے کیس کی جمعیت اقوام متحدہ کے روبرو بھی نمائندگی کی ہے کہ کشمیر میں ایک ایسی سازگار فضا پیدا ہو جائے جس میں آزادانہ طور پر اپنے مستقبل کے متعلق کوئی بین اور صحیح فیصلہ کر سکے۔

ارجن ٹائین کی نامزدگی

کشمیر کمیشن کے ارکان کی نامزدگی کے سلسلہ میں آپ نے فرمایا ارجن ٹائین کو پاکستان کی طرف سے نمائندہ چننے میں کوئی خاص مصلحت پیش نظر نہیں تھی ہماری خواہش دراصل یہ تھی کہ سلامتی کونسل کے ممبروں میں سے کسی کو اچنا جائے۔ لیکن اس کے بعد انتخاب کا دائرہ محدود ہو گیا چنانچہ ہم نے ارجنٹائن کو اپنی نمائندگی قبول کرنے کی دعوت دی جسے اس نے قبول کر لیا۔

قضیہ فلسطین

ایک ماہ کے لئے جنگی سرگرمیاں روک دینے کے متعلق سلامتی کونسل کی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے فرمایا۔ اگر تو یہ فیصلہ انسانی ہمدردی کے پیش نظر اور اتلاف جان و مال کو بچانے کے لئے کیا گیا ہے تو مستحسن ہے۔ اور اگر اس میں زیر پردہ منشاء یہ ہے۔ کہ اس مہینے کے وقفے کے اندر اندر کوئی فیصلہ زبردستی ٹھونس دیا جائے تو یہ غیر مستحسن ہے اور عربوں کو ہرگز قابل قبول نہیں ہونا چاہیئے۔

افغانستان و پاکستان کے تعلقات

ایک نمائندہ پریس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر امور خارجہ نے فرمایا۔ افغانستان و پاکستان کے تعلقات خوشگوار ہیں افغانستان میں متعینہ سفیر کے متعلق نکتہ شگافیوں کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ حکومت بہرحال اسی شخص کو کسی جگہ مقرر کرتی ہے۔ جسکو وہ اس کام کے اہل سمجھتی ہو۔ گویا۔ آپ وزیر امور خارجہ سے یہ پوچھ رہے ہیں۔ کہ آپ نے جو سفیر متعین کئے ہیں۔ وہ موزوں ہیں۔ میں کہتا ہوں ہاں۔

غیر متاثر پالیسی

اینگلو امریکن بلاک اور روسی بلاک کے متعلق چند سوالات کا جواب دیتے ہوئے پاکستان کے وزیر امور خارجہ نے کہا۔ ہماری خارجہ پالیسی بالکل غیر جانبدارانہ اور غیر متاثر ہے۔ ہم حتی المقدور دوستی کا ہاتھ بڑھاتے چلے جائیں گے یہ غلط ہے۔ کہ پاکستان بھی مستقل طور پر اینگلو امریکن بلاک میں شامل ہو چکا ہے

سوال۔ روس سے سفارتی تعلقات قائم کرنے میں تاخیر کیوں کی گئی۔

جواب۔ سارے کام ریاست کے معرض وجود میں آتے ہی سرانجام نہیں پاتے۔ ہر کام اپنے وقت پر ہوتا ہے۔ اور اس کا اپنے وقت پر انجام پانا ہی قرین مصلحت ہے اور یہ تو صاف ہے کہ دو فریقوں سے حکومت کو دوستانہ تعلقات استوار کرتے وقت کم از کم تناصر در خیال کرنا پڑتا ہی ہے کہ کس کا نظریہ اس کے زیادہ قریب ہے۔

آپ نے فرمایا یہ صحیح نہیں کہ ہم نے ہمیشہ اینگلو امریکن بلاک ہی کی تائید کی ہے بعض مواقع پر

۳۱ مئی

ہم نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے نظریات بھی پیش کئے ہیں تقسیم فلسطین کے مسئلہ ہی کو لے لیجئے۔ ہم نے اس کی سختی سے مخالفت کی تھی یہ تقسیم اور یونان کے عقدوں کا پس منظر بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا مجلس اقوام متحدہ میں جب کسی رائے کا اظہار کیا جاتا ہے۔ تو نہ کسی ستائش کا خیال ہوتا ہے۔ نہ کسی کا خوف ہماری رائے پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ہماری جو رائے ہوتی ہے ہم اُسے واشگاف الفاظ میں بیان کر دیتے ہیں

فرانس ہالینڈ اور سپین

فرانس ہالینڈ اور سپین کے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا یوگوسلاویہ کے نمائندے نے مجلس اقوام میں یہ سوال اٹھایا تھا کہ پاکستان نے اسی سپین کی حمایت کی جو کہ ہمیشہ مراکش کے مسلمانوں کو غلام بنایا ہوا ہے حالانکہ یہ غلط تھا سپین کی حمایت اور خواہ مخواہ تائید کوئی معنے ہی نہیں رکھتی تھی۔ کیونکہ وہ کوئی خاص طاقتور سلطنت تو ہے ہی نہیں۔ لہٰذا میں نے جواب دیتے ہوئے فوراً کہا کہ پاکستان کا سپین سے سفارتی تعلقات کا اس میں کوئی جذبہ کارفرما نہ تھا۔ ہمیں تو اکیلے سپین ہی نہیں ہالینڈ اور فرانس سے بھی شکایت ہے۔ کیونکہ ان سب ملکوں نے مسلمانوں کو غلام بنایا ہوا ہے

(باقی صفحہ ۸)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی — پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۲ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

دنیا کے کناروں تک - ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

رپورٹ ماہوار ہالینڈ مشن بابت ماہ اپریل

(۲)

(از مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب مجاہد ہالینڈ)

تبلیغی سفر

ماہ زیر رپورٹ میں برادرم بشیر صاحب ایک دفعہ ایمسٹرڈم گئے - اور رات وہاں قیام کیا - برادرم مکرم عبد الرحمٰن صاحب کوبی کی معیت میں انہوں نے مندرجہ ذیل ملاقاتیں کیں (۱) Mr. POHLMANN یہ صاحب اسلامی عقائد سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ نہایت ہی سنجیدہ اور باتوں پر غور کرنے کے عادی ہیں ان سے دو دفعہ گفتگو کرنے کا موقعہ ملا - (۲) مسٹر TIE LAND یہ صاحب ایک اخبار میں بطور رپورٹر کام کرتے ہیں۔ عیسائیت سے بیزار ہیں دیر تک ان سے گفتگو ہوئی - (۳) مسز TROMP VAN DEHOLST سے ڈیڑھ گھنٹہ گفتگو کرنے کا موقعہ ملا - انہوں نے خاص طور پر گہری دلچسپی کا اظہار کیا - اور ایک دوست سے بھی گفتگو ہوئی جنہیں تحفۃً ملفوظات Where Did Jesus Die کے لئے دی گئی -

اسیطرح خاکسار کو دو دفعہ روٹرڈم جانے کی توفیق ملی - ایک دفعہ برادرم مکرم حافظ صاحب بھی ہمراہ تھے - حسب ذیل ملاقاتیں کرنے کا موقعہ ملا - (۱) مسٹر پال سے ملاقات کی - اور پیغام حق پہنچایا - ان کی بیوی بھی گفتگو میں شامل رہیں میاں بیوی دونوں عیسائیت سے بیزار ہیں (۲) مسٹر OTTESPOOR سے ملاقات ہوئی - اس دفعہ انہوں نے اپنے بیٹے اور بہنوئی کو بھی بلایا ہوا تھا - دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا - (۳) اسی طرح مسٹر BIERHUYS سے ملاقات ہوئی - یہ صاحب اسلام کی طرف مائل ہیں - انہیں خاص طور پر تبلیغ کی جا رہی ہے - احمدیت یعنی حقیقی اسلام بھی مطالعہ کر رہے ہیں - اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب کرے - اسی طرح ایک طالب علم VANROGGEN سے بھی گفتگو ہوئی - ایک اور صاحب سے بھی ملاقات کرنے کا اور پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا - برادرم حافظ صاحب نے لائیڈن میں ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھا - مسٹر الحطاس خاص طور پر ان کے زیر تبلیغ ہے - ایک روز ہمیں Utrecht جانے کا موقع ملا - اور وہاں ۳۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے -

ملاقاتیں

مسٹر گیر ہتی سے اس ماہ بھی ملاقات کے مواقع ملتے رہے - ایک دفعہ اپنے دوست کے ہمراہ ہمارے ہاں بھی ملنے آئے - مسٹر ZILWA نے اپنے ہاں مدعو کیا - برادرم بشیر صاحب اور خاکسار گئے - وہاں پر ۷ افراد سے اڑھائی گھنٹہ تک اسلامی تعلیمات کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعہ ملا - مسٹر DE JONG سے برادرم بشیر صاحب ملتے رہے مسز HART ایک دفعہ ملنے آئی تھیں - یہ صاحبہ بھی عیسائیت سے برگشتہ اور اسلام سے دلچسپی رکھتی ہیں - اس ماہ بھی Dr WIJK سے ملنے کا موقعہ ملا - یہ ایک قابل پروفیسر ہیں - $\frac{15}{16}$ زبانوں پر عبور رکھتے ہیں عربی سیکھنے کا انہیں شوق ہے چنانچہ اس کا انتظام کر دیا گیا ہے -

یونیورسل لیگ کے ورک پریزیڈنٹ سے ملنے کے مواقع ملتے رہے - اسی طرح اورنٹیل سوسائٹی کے سیکرٹری مسٹر خریو سے برادرم حافظ صاحب ملتے رہے Tohana witmen والوں سے دو دو دفعہ ملنے اور تبادلہ خیالات کرنے کا موقعہ ملا - مسٹر فان میلیسن سے خاکسار کو ملنے کے مواقعے ملتے رہے - ایک دفعہ ہمارے ہاں بھی ملاقات کے لئے آئے - اسی طرح مسٹر BUUSMA سے خاکسار کو ملنے اور پیغام حق پہنچانے کے مواقع ملتے رہے - ایک روز خاکسار نے ہیگ کے مضافات میں مسٹر BOUM اور ان کی اہلیہ سے ملاقات کی - انہیں بائیبل سے اچھی واقفیت تھی - اس لئے دو گھنٹہ تک عیسائیت اور اسلام کے متعلق دلچسپ بحث ہوتی رہی - اسی طرح مسٹر کوننگ سے ملنے کے مواقع ملتے رہے - ایک دفعہ ہمارے ہاں بھی آئے - فان کاسن فیملی کے ہاں جانے کے کئی مواقع ملے - برادرم حافظ صاحب نے اس ماہ صوفی موومنٹ کی دوسری شاخ کے لیڈر سے ملاقات کی - سوا گھنٹہ تک گفتگو ہوئی - اس پر اسلامی تعلیمات کا خاص اثر ہوا - اُس نے اپنی لائبریری اور چرچ دکھایا بعد میں اُسے احمدیت مطالعہ کے لئے بھیجی گئی - مسٹر ہویک سے بھی ملاقات کرنے کا موقعہ ملا - ایک روز ڈاکٹر فان ڈی مبرغ نے حج کے متعلق ایک فلم دکھائی ہمیں بھی اُس نے مدعو کیا - اس موقعہ پر کئی نئے احباب سے تعارف ہوا - ایک روز مسٹر ہاؤس اپنے دوست کے ہمراہ ملنے آئے - اڑھائی گھنٹے تک اسلام کے متعلق گفتگو ہوتی رہی - ایک بہائی خاتون سے خط و کتابت جاری رہی جو انہیں بطور تحفہ ...

بھجوایا گیا :-

خاص طور پر زیر تبلیغ افراد!

مسٹر فان خاسن اور مسٹر کلار گس جن کا گذشتہ رپورٹوں میں ذکر کیا جا چکا ہے - دونوں احباب اسلام کی خوبیوں کے قائل ہیں - اس ماہ بھی انہیں خاص طور پر تبلیغ کی جاتی رہی - اجلاس میں بھی شامل ہوتے رہے ہیں اسی طرح مسٹر الحطاس خاص طور پر زیر تبلیغ ہے - جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے - اچھے سنجیدہ اور سمجھدار اور ذہین طالب علم ہیں اسی طرح اس ماہ ایک طالب علم نوجوان مسٹر BUSCHKENS سے ملاقات ہوئی جو ہمارا ٹریکٹ پڑھ کر ملنے کے لئے آئے - اور اسلام سے گہری دلچسپی کا اظہار کیا - ان سے ہر ہفتہ ملاقات ہوتی رہی - لٹریچر بھی مطالعہ کر رہے ہیں - احباب ان سب کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں -

احمدی احباب کی تربیت

اس بلاد ظفر اللہ کا خ تی اکثر ہمارے ہاں ہی مقیم رہے ہیں مشن کے کاموں میں اخلاص سے حصہ لیتے رہے برادرم عبد الرحمٰن صاحب کوبی ایمسٹرڈم سے دو دفعہ ملنے آئے - ان سے تربیتی امور کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعہ ملا - بفضلہ تعالیٰ اخلاص اور ایمان میں ترقی کر رہے ہیں - ایمسٹرڈم میں تبلیغ کے کام کو وسیع کرنے میں کوشاں ہیں - ہماری بہن رضیہ آج کل اپنے کام میں بے حد مصروف ہیں - باوجود مصروفیت کے دو دفعہ ملنے کے لئے آئیں - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان احمدی احباب کے اخلاص اور ایمان میں مزید برکت دے اور ان کے وجودوں کو سلسلہ عالیہ کی مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے -

خط و کتابت

بفضلہ تعالیٰ اب تک ... کے قریب ٹریکٹ تقسیم ہو چکے ہیں - کئی احباب نے ٹریکٹ پڑھ کر دلچسپی کا اظہار کیا - اور مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے خطوط لکھے - ان کے جوابات کا سلسلہ جاری رہا - اس ماہ کم و بیش ... تبلیغی خطوط لکھے گئے - ان میں سے بعض کو لٹریچر بھی بھجوایا گیا - لائیڈن یونیورسٹی کے طلباء سے خاص طور پر خط و کتابت جاری رہی - اس سلسلہ میں برادرم بشیر صاحب نے نمایاں طور پر حصہ لیا جزاہ اللہ احسن الجزاء

برادرم چوہدری مشتاق احمد صاحب کی آمد

اس ماہ بھی ایک دفعہ برادرم چوہدری صاحب تشریف لائے - اور ایک رات قیام فرمایا - لینے بھائی سے مل کر نہیں بہت فرحت اور خوشی ہوئی کئی اہم امور کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے کا موقعہ ملا - مرکز کے حالات کا ان سے علم حاصل کیا - اور مشن کے کام کے سلسلہ میں ان سے مشورے کئے

انتظامی اجلاس

اس ماہ پانچ انتظامی اجلاس کئے گئے - جن میں مشن کے کام کو وسعت دینے کے متعلق تجاویز پر غور کرتے رہے - اور ہفتہ کا پروگرام باہمی مشورہ سے مرتب کرکے اس کے مطابق کام کو سرانجام دیتے رہے علاوہ ازیں ایک ہنگامی میٹنگ کی گئی جس میں برادرم کا خ صاحب کی روانگی کے سلسلہ میں میٹنگ کرنے کا فیصلہ کیا گیا - اور اس بارہ میں انتظام کے متعلق غور وخوض کیا گیا -

تجارت

تجارت کا کام اس ماہ بھی بفضلہ تعالیٰ جاری رہا خاکسار نے کئی ایک فرموں سے ملاقات کرکے معلومات اور نمونے مرکز کو بھجوائے UTRECHT جا کر ایک تجارتی نمائش کو دیکھا - اور وہاں سے زمول دہلی کو یہ نمونہ chemicals اور ARTIFICIAL کے متعلق معلومات اور نمونے بھجوانے کا انتظام کیا - احباب سے اس بارہ میں کامیابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے -

---

قرارداد تعزیت

۲۸ مئی بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ قصور میں جلسہ منعقد ہوا - جس میں حضرت پیر اکبر علی صاحب فیروزپوری کی وفات کی خبر پر جماعت کے جملہ افراد نے سخت رنج و غم کا اظہار کیا - پیر صاحب مرحوم بے حد خوبیوں کے مالک تھے - غریبوں اور امیروں سے ملنے میں کسی قسم کا امتیاز نہ رکھتے تھے مولا کریم پیر صاحب کو اپنے قرب میں جگہ بخشے نماز جنازہ تمام جماعت نے پڑھی - جس میں پیر صاحب کے لئے بلندی درجات کی دعائیں کی گئیں - مولا کریم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے پاس ہوا کہ ریزولیوشن کی نقول الفضل اور لواحقین کو بھیجی جائیں

خاکسار ماسٹر عطا محمد احمدی سیکرٹری بیت

احمدی محبوسین سندھ کے لئے دعا کی درخواست

سندھ میں ہمارے گیارہ نوجوان واقفین ایک قتل کے الزام میں ماخوذ ہیں - ان کے مقدمہ کے فیصلہ کی آخری تاریخ ۱۶ جون ۱۹۴۸ء ہے - احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان واقفین کی باعزت رہائی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکی یہ مصیبت ٹال دے اور انہیں باعزت بری فرمائے آمین (عبد الرحیم احمد نام آباد سٹیٹ سندھ)

روزنامہ الفضل
یکم جون ۴۸ء

جنوبی افریقہ کے ہندوستانی

مغربی افریقہ میں حالیہ انتخابات کے نتیجہ میں نیشنلسٹ پارٹی برسر اقتدار آگئی ہے نیشنلسٹ پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر میلان نے ضمنی انتخابات کے سلسلہ میں ایک منشور "ہندوستانیوں کا مسئلہ" کے نام سے شائع کیا تھا۔ اس منشور میں کہا گیا ہے۔ کہ نیشنلسٹ پارٹی زیادہ سے زیادہ ہندوستانیوں کو ملک سے باہر نکال دینے کی کوشش کریگی۔ یا ہندوستان اور دوسرے ملکوں کے تعاون سے انہیں کسی اور مقام پر بھیجدے گی (۲) ہندوستانیوں کے ورود ایک صوبے سے دوسرے صوبہ میں منتقل ہونے اور اندرون ملک میں دخول پر جو پابندیاں پہلے موجود ہیں۔ ان کو نہ صرف بحال رکھے گی۔ بلکہ ان کو زیادہ سختی سے بحال رکھے گی۔ اور ان پر عمل کرائے گی۔ (۳) کیپ کے شہری علاقہ میں ہندوستانیوں کو نہیں داخل ہونے دیگی (۴) ہندوستانیوں کو دوسرے نسلی طبقوں کے ساتھ رہائش رکھنے نہیں دیگی۔ (۵) ہندوستانیوں کو سوائے ان کے اپنے رہائشی علاقوں کے تجارتی لائسنس نہیں دیگی۔ (۶) ہندوستانیوں کے خاندانی الاؤنس بند کر دیئے جائینگے۔

اس منشور کی تفصیلات اور اس پارٹی کی کامیابی سے جس کی طرف سے یہ شائع کیا گیا ہے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کے سفید باشندوں کو ہندوستانیوں سے کس درجہ نفرت ہے۔ اور کامیاب پارٹی کے عزائم کے پیش نظر ان کے لئے مشکلات کس قدر بڑھ گئی ہیں۔ اگر نیشنلسٹ پارٹی نے اپنی دھمکیوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی۔ تو یقیناً ہندوستانیوں کے لئے جنوبی افریقہ میں رہنا ناممکن ہو جائے گا

موجودہ مغربی تہذیب کا سب سے خطرناک پہلو یہی ہے۔ کہ اس نے نسلی منافرت کی خلیجیں نہایت وسیع کر دی ہیں۔ یہ بات کتنی حیرت کن ہے۔ کہ ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ دنیا ترقی کر رہی ہے۔ اور انسانیت پہلے کی نسبت زیادہ بلندیوں پر پہونچ گئی ہے۔ لیکن عملاً جو ہو رہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے امتیازات پر ایک گروہ دوسرے گروہ سے الگ ہوتا چلا جاتا ہے۔ کہیں زبان کہیں نسل کہیں وطن انسان کو انسان کا جانی دشمن بنا رہا ہے۔

ہمیں خوف ہے کہ خود ہند اور پاکستان بھی اسی راستہ پر گامزن ہو رہے ہیں۔ پاکستان میں ممکن ہے اسلامی اصولوں کے زیر اثر شائد یہ زہر اتنا نہ پھیل سکے۔ لیکن ہندیونین میں رجعت پسند قوتیں صاف ظہور کرتی ہوئی نظر آرہی ہیں۔ اور ممکن ہے کہ ورن آشرم پھر اپنے پورے زور کے ساتھ منظر عام پر آجائے۔ علاوہ ازیں خود پاکستان جہاں مختلف قوموں کو وطن کے نام پر متحد کر سکتا ہے۔ وہاں ایک ایسے ملک میں جہاں مختلف قومیں اور مختلف زبانیں بے شمار تعداد میں موجود ہیں وہاں یہ خدشہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ کہ ملک ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے۔ بہرحال وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں حقیقت ہے کہ جنوبی افریقہ میں بے گناہ ہندوستانی محض نسل و رنگ کے امتیاز کی بناء پر سخت مشکلات کے بھنور میں پھنس گئے ہیں۔

اس وقت ہند اور پاکستان دونوں کے لئے متحدہ عمل کا وقت ہے۔ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی مشترکہ مصیبت ایک ایسا واقعہ ہے۔ کہ جو یہاں ان لوگوں کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے۔ جو دونوں ملکوں کو لڑانے کی قابل نفرت کوشش کر رہے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ غیر ممالک ہند اور پاکستان کے باشندوں کو یکساں طور پر نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور دونوں میں کسی طرح کا امتیاز نہیں کرتے۔ ان مغرور لوگوں کی نظر میں ہندی اور پاکستانی یکساں طور پر اس قابل نہیں۔ کہ ان کی سوسائٹی میں مل جل کر رہ سکیں۔ خواہ وہ اب آزاد ہی کیوں نہ ہو گئے ہوں

لاہور ریڈیو

معاصر زمیندار نے چند دنوں سے بجا طور پر لاہور ریڈیو کے خلاف آواز اٹھا رکھی ہے۔ ہم اس احتجاج میں معاصر کی پوری پوری تائید کرتے ہیں۔ واقعی ہمارے ریڈیو کا پروگرام کسی طرح بھی ایک اسلامی ملک کے ریڈیو کا پروگرام نہیں کہلا سکتا۔ اول تو گانے کا پروگرام اس قدر زیادہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں سوائے گانا سننے کے اس وقت کوئی کام ہی نہیں۔ پھر گانا بھی اکثر ایسا بازاری قسم کا ہوتا ہے۔ کہ اس کو گانا کہنا ہی باعث شرم ہے۔ حیوانی جذبات کو ابھارنے والے فحش گیت کسی طرح ایک اسلامی ریڈیو کے لئے زیبا نہیں ہیں۔

ہم حیران ہیں کہ ملک اس کے برخلاف کیوں آواز بلند نہیں کرتا۔ پھر جب مسلمان پردے کی حمایت میں اتنی غیرت دکھاتے ہیں۔ تو کیوں ایسی عورتوں کے خلاف جن کے نام اسلامی ہیں احتجاج نہیں کرتا۔ جو نہایت بے شرمی سے ایسے قابل اعتراض گانے گاتی ہیں۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ یہ گانے والیاں عام طور پر بازاری قسم کی عورتیں ہوتی ہیں۔ تو یہ تو اور بھی قابل اعتراض بات ہے۔

ریڈیو آجکل نشر و اشاعت کا بہترین ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ہم اس سے کوئی بھی قومی کام نہیں لے رہے۔ بلکہ فضول گانوں میں قوم کا روپیہ اور وقت ضائع کر رہے ہیں۔ آٹھ ساڑھے آٹھ گھنٹے کے پروگرام میں سے تقریباً چھ گھنٹے گانوں وغیرہ کی نذر ہو رہے ہیں۔ اگر ہم اس سے نصف وقت بھی مختلف اسلامی زبانوں میں پاکستان کا پروپیگنڈا کرنے میں صرف کریں اور باقی وقت اندرون ملک کی تعلیم و تربیت کے لئے وقف کریں۔ تو یقیناً کہا جائے گا۔ کہ ہم اپنے روپیہ کی قیمت وصول کر رہے ہیں لیکن یہ گانے اور فحش قسم کے گانے نہ صرف تضیع مال و اوقات ہی ہیں بلکہ قوم کے لئے سخت نقصان رسانی کا باعث بن رہے ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری حکومت جلد از جلد ریڈیو کی اصلاح کی طرف توجہ دے گی ہمیں دوسرے ممالک کی تقلید کرنا ضروری نہیں اگر دوسرے اسلامی کہلانے والے ممالک بھی ایسا کر رہے ہیں۔ تو یقیناً وہ سخت غلطی کر رہے ہیں۔ پاکستان کو اور نہیں تو ایک اچھا اسلامی نمونہ دنیا اور خاصکر ان اسلامی ممالک کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ ورنہ پاکستان بنانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

ٹھیکیداروں کے مطالبات

ڈپٹی ہائی کمشنر انڈیا مقیم لاہور نے ایک پریس نوٹ میں کہا ہے کہ حکومت ہند بعد بسیار غور و خوض اس نتیجہ پر پہونچی ہے۔ کہ ان ٹھیکیداروں اور سپلائی کرنے والوں کے تمام مطالبات خود ادا کر دے۔ جنہوں نے غیر منقسم حکومت ہند کا کام کیا تھا۔ یا اسکو مال سپلائی کیا تھا۔ اس طرح اس کا ارادہ ہے۔ کہ بعد میں پاکستان کے ذمہ کی ادائیگی قرضہ جات کے تصفیہ کے وقت وصول کرلے گی۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ تقسیم کے وقت دونوں نوآبادیوں کے درمیان یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ہر ایک نوآبادی اپنے علاقہ کے مطالبات کی ادائیگی کرے گی۔ اور بعد میں کمی زیادتی کا موازنہ کر لیا جائے گا۔ لیکن مطالبات کا ایک بڑی تعداد ایسی ہے۔ جن کی ادائیگی ابھی تک نہیں ہوئی خاصکر پاکستان کے حصہ کے مطالبات کی جس کی ایک وجہ تو ملک میں اچانک فسادات کا رونما ہو جانا ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ پاکستان نے گزشتہ دسمبر کے نصف سے ادائیگی اس وجہ سے روک دی ہوئی ہے۔ کہ دونوں نوآبادیوں میں ادائیگی کی ذمہ داری کے متعلق اختلاف ہے۔

ہمارے خیال میں حکومت ہند کا یہ فیصلہ کسی طرح واجب نہیں ہے۔ کیونکہ جب تک دونوں نوآبادیوں میں باہمی یہ تصفیہ نہ ہو جائے۔ کہ کتنی ادائیگی پاکستان کے ذمہ ہے۔ اور کتنی انڈین یونین کے ذمہ اس وقت تک کوئی ادائیگی نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر حکومت ہند بطور خود تمام ادائیگی کردیگی۔ تو اس سے پاکستان کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ اس طرح ہند یونین کو پاکستان کا روپیہ زبردستی دبانے کا بہانہ مل جائے گا اور ہند یونین غلطی سے یا عمداً ایسی ادائیگیاں بھی کر سکتی ہے۔ جو نا واجب ہوں۔ پھر بعض ایسی ادائیگیوں کے متعلق جھگڑے پیدا کر سکتی ہے۔ جو دراصل تو انڈین یونین کے ذمہ ہوں۔ مگر وہ اپنی فائق پوزیشن کی وجہ سے پاکستان پر ڈال دینا چاہیے اس لئے حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ انڈین یونین سے تقسیم ذمہ داری کا فیصلہ جلد از جلد کرے۔

خطرہ میں جینا

غلامانہ امن کی زندگی کے ہم اس قدر عادی ہو گئے ہوئے ہیں کہ اب ذرا سی کوئی چھوٹی خطرہ کی بات بھی کرتا ہے تو ہم گھبرا جاتے ہیں۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ نے اپنی سیالکوٹ کی تقریر میں اس بدحواسی اور بے چینی کا ذکر فرمایا ہے۔ جو وہ فرماتے ہیں کہ امریکہ سے واپس آکر انہوں نے پاکستان کے لوگوں میں دیکھی ہے آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ کہ آزاد قومیں ہمیشہ خطرہ میں زندگی بسر کرتی ہیں۔ ہمیں بھی اب آزاد قوموں کی طرح زندگی بسر کرنا پڑیگی۔ ورنہ اگر ذرا ذرا سی بات پر پاکستان

کیا قادیان کے قرضے صرف قادیان میں ہی ادا ہو سکتے ہیں؟

وسعت رکھنے والے مقروض صاحبان کے امتحان کا وقت

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

کچھ عرصہ ہوا میں نے ان نقصانات کی وجہ سے جو گزشتہ فسادات کے نتیجہ میں قادیان کے احمدی کارخانہ داروں اور دیگر دوستوں کو برداشت کرنے پڑے ہیں۔ قرض خواہ صاحبان کو تحریک کی تھی۔ کہ وہ قرآنی حکم نظرۃ الی میسرۃ (یعنی مقروض بھائیوں کو تنگی کے ایام میں مہلت دینی چاہیئے) کے ماتحت اپنی رقوم کے مطالبہ میں نرمی کا پہلو اختیار کریں۔ اور اس وقت کا انتظار کریں۔ کہ ان مقروض دوستوں کو کچھ سہولت کی صورت پیدا ہو جائے۔ جو قادیان میں بھاری مالی نقصان اٹھا کر باہر آئے ہیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ میری اس اخلاقی سفارش سے ناجائز فائدہ اٹھا کر بعض لوگوں نے اپنے قرض خواہوں کو یہ کہہ کر ٹالنا شروع کر دیا ہے۔ کہ قادیان کا قرضہ قادیان واپس جا کر ہی ادا ہو گا۔ یہ ذہنیت نہایت درجہ قابل افسوس اور اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ اگر ایک طرف اسلام مقروض یعنی قرضہ لینے والے کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ اور اسے تنگی میں مناسب مہلت دیتا ہے تو وہاں وہ اس سے بھی زیادہ تاکید کے ساتھ قارض یعنی قرضہ دینے والے کے حقوق کی بھی حفاظت فرماتا ہے۔ اور ایسے مقروض کو سخت درجہ زیر ملامت قرار دیتا ہے۔ جو وسعت اور گنجائش کے ہوتے ہوئے جھوٹے یا کمزور بہانوں سے اپنے ذمہ کی رقوم کی ادائیگی سے پہلو تہی کرنا چاہتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ السلام کو تو اس معاملہ میں اتنا سخت احساس تھا۔ کہ آپ ایسے صحابی کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔ جو مقروض ہونے کی حالت میں فوت ہوتا تھا۔ میں اپنے جملہ مقروض دوستوں اور عزیزوں کو یہ نصیحت کرونگا۔ کہ وہ اپنے فرض کو پہچانیں۔ اور اپنے ذمہ کی رقوم کو جلد تر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ یہ ہرگز درست نہیں۔ کہ قادیان کا قرضہ قادیان میں ہی ادا ہونا چاہیئے۔ میں نے ایسی بات کبھی نہیں کہی۔ اور نہ کوئی عقلمند اس قسم کی بات کہہ سکتا ہے۔ قرضہ بہرحال قرضہ ہے۔ اور جب بھی اور جہاں بھی ادائیگی کی توفیق حاصل ہو فوراً بلا توقف ادا کرنا چاہیئے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ جب تک ساری رقم موجود نہ ہو قرضہ ادا نہ کیا جائے۔ بلکہ جس قدر رقم کی توفیق ملے۔ وہ بلا توقف ادا کر کے بقیہ کے لئے ساتھ ساتھ کوشش جاری رہنی چاہیئے اکثر دوستوں کے حالات اب آہستہ آہستہ سدھر رہے ہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ حالات کی اصلاح کے نتیجہ میں اپنے قرضوں کی ادائیگی کی طرف سے غافل رہیں۔ جو شخص وسعت اور توفیق رکھنے کے باوجود اپنے قرضہ کی رقم ادا نہیں کرتا۔ وہ خدا کا حق بھی مارتا ہے اور بندوں کا بھی۔ اور دنیا میں ایک ایسا نمونہ قائم کرتا ہے۔ جس کا نتیجہ ظلم اور فتنہ و فساد کے سوا کچھ نہیں۔

میں یہ بات بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ وسعت سے یہ مراد نہیں ہے کہ اپنے گھر یا اپنے کاروبار کو بافراغت چلانے یا ترقی دینے کے بعد اگر کوئی رقم بچے۔ تو وہ قرضخواہ کو دے دی جائے۔ جو شخص ایسی حالت کا انتظار کرتا ہے وہ ظالم ہے۔ اور اس کی نیت کبھی بخیر نہیں سمجھی جا سکتی۔ پس وسعت سے مراد یہ ہے۔ کہ جب کوئی آمدن کی صورت پیدا ہو [illegible] آمدن میں سے اپنے ضروری اور اقل [illegible] کو نکال کر باقی رقم قرض خواہ کو دے [illegible] میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت کئی بیوہ عورتیں اور کئی یتیم بچے اور کئی بے بس مسکین ایسے [illegible] کا روپیہ دوسروں کے پاس پھنسا ہوا [illegible] تک قرض دینے والوں کو مجبوری تھی۔ [illegible] ان کا معاملہ خدا کے ساتھ تھا۔ مگر اب [illegible] دوستوں کے لئے آہستہ آہستہ فراخی کا راستہ کھل رہا ہے۔ تو اس فراخی میں سے لازماً ان بیواؤں اور یتیموں اور ان مسکینوں کا روپیہ واپس ہونا چاہیئے۔ جن کے آمدنی کے ذرائع مفقود ہو چکے ہیں۔ اور قرض کی واپسی کے سوا بظاہر ان کا کوئی سہارا نہیں۔ ورنہ وسعت رکھنے والے مقروض لوگ یاد رکھیں کہ وہ لوگوں کو دھوکہ دے سکتے ہیں۔ مگر خدا کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ اور یتیموں اور مسکینوں کا ہی سوال نہیں۔ حق بہرحال حق ہے۔ اور ہر حقدار کو ملنا چاہیئے خواہ وہ کوئی ہو۔ مجھے اپنی زندگی میں ہزاروں لوگوں کے ساتھ لین دین کا واسطہ پڑا ہے۔ مگر میں بڑے دکھ کے ساتھ اس احساس کا اظہار کرنے پر مجبور ہوں۔ کہ میں نے بہت ہی کم لوگوں کو اس رنگ میں معاملہ کا صاف پایا ہے۔ جو اسلام ہم سے توقع رکھتا ہے۔ کاش جس شوق کے ساتھ لوگ روپیہ لیتے ہیں۔ اسی شوق کے ساتھ واپس کرنا بھی سیکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور اپنی رضا پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تازہ تحریک مالی قربانی کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی مالی قربانی کے متعلق ۲۸/۵/۴۸ کو ایک اہم خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

حضور نے فرمایا ہماری جماعت باقی مسلمانوں کے ساتھ جہاں ایک بڑے دور ابتلا میں سے گذر رہی ہے۔ وہاں میرا خیال تھا۔ کہ بوجہ آسمانی تائیدات دیکھنے کے ہماری جماعت قربانی اور ایثار کے اس درجہ تک پہنچ چکی ہوگی۔ کہ وہ اپنی منزل کو پوری کر لے گی۔ لیکن ابھی جماعت میں وہ طاقت پیدا نہیں ہوئی۔ شاید وہ آہستہ آہستہ اس مقام تک پہونچے۔ میرا الہام بھی اسی طرف اشارہ کرتا ہے کہ

روزِ جزا قریب ہے اور راہ بعید ہے

اس بات پر غور کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ جماعت سے جس قربانی کا مطالبہ کیا گیا تھا اسکو بدل دوں

ایمان حاصل کر لینے کے بعد مومن شرطیں بھول جاتا ہے۔ جیسے بدر کی جنگ میں ایک انصاری نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مشورہ لینے پر اس کا ثبوت دیا۔

میں نے جماعت کے سامنے یہ تجویز رکھی تھی کہ ۲۵ سے ۵۰ فیصدی تک لوگ چندہ دیں۔ لیکن سوائے چند افراد کے باقی جماعت نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ اور میں سمجھتا تھا۔ کہ جماعت کا اکثر حصہ اس پر توجہ کرے گا۔ اب تو جماعت کی تعداد لاکھوں کی ہے۔ اگر اس تحریک کو جاری رکھوں۔ تو اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد ہزاروں تک پہونچ جائیگی۔ لیکن میں نے غور کر کے اس میں تبدیلیاں کی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں کہ بجائے ۲۵ فیصدی کے ½۱۲ فیصدی اور بجائے ۵۰ فیصدی کے ۳۳ فیصدی کی حد رکھی جائے۔ اور اس میں یہ چندے شامل سمجھے جائیں گے۔ مثلاً تحریک جدید کا چندہ، جلسہ سالانہ کا چندہ، نئے مرکز کا چندہ اور انجمن کا چندہ لیکن شرط یہ ہوگی کہ ستمبر والی تحریک سے پہلے کوئی جو چندہ دیتا تھا وہ کم نہ ہو جائے۔

مزید فرمایا کہ اس کے علاوہ یہ تحریک جماعت میں ہونی چاہیئے۔ کہ ہر ایک وصیت کرے۔ دشمن کی نظریں اس طرف ہیں۔ کہ مقبرہ بہشتی کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد اب وصیت کا معاملہ بند ہو جائیگا اس لئے اب کم از کم مظاہرہ ایمان یہ ہے۔ کہ ہر ایک چھوٹے سے لے کر بڑے تک وصیت کر کے اپنے دشمن پر یہ ثابت کر دے۔ کہ ہم ایمان میں ثابت قدم ہیں۔ صدر انجمن کو جس قدر پہلے چندہ ملتا تھا۔ وہ اس قدر ہی اس چندہ کی مالک ہوگی۔ باقی میں جس طرح چاہوں سلسلہ پر خرچ کروں۔ یہ چندہ دینے والا واضح کر دے۔ کہ اتنا چندہ فلاں فلاں چندوں میں منتقل ہو گا۔ اور اتنا تحریک ستمبر والی میں جمع ہو

جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ستمبر والی تحریک یہ ہے۔

"ان مصیبت کے ایام میں زیادہ سے زیادہ کماؤ کم سے کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فیصدی آمد ہونا چاہیئے اس سے زیادہ جتنی خدا تعالیٰ توفیق دے"

نظارت بیت المال

انگلستان میں تعلیم و سیاحت کے مواقع

(از مکرم نواب زادہ میاں عباس احمد صاحب)

میرے ایک دوست نے جو سیاحت اور مزید حصول تعلیم کی خواہش رکھتے ہیں۔ دریافت کیا ہے کہ انگلستان میں تعلیم اور سیاحت کے کم سے کم کیا اخراجات ہو سکتے ہیں۔ چونکہ ان کے اس سوال سے اور لوگوں کو بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ نیز اس لئے بھی کیونکہ ممکن ہے۔ میرا جواب ہمارے احمدی نوجوانوں کے دل میں اس تحریک کا ذریعہ بن جائے۔ کہ وہ قرآنی حکم کے مطابق سیاحت کی طرف توجہ کریں۔ میں یہ مضمون الفضل کے ذریعہ قارئین کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

ہمارے احمدی احباب جنہیں توفیق ہو چاہیئے کہ وہ کوشش کر کے زیادہ سے زیادہ ملکوں کا قصد کریں۔ تا ان کے دماغ روشن ہوں۔ اور تا انہیں معلوم ہو کہ اس زمین کے مختلف ممالک کے لوگ کس قسم کے ہیں کس طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی اقتصادی تمدنی اور مذہبی حالت کیا ہے۔ کون ہیں جو ترقی کر رہے ہیں۔ اور کن ذرائع سے ترقی کر رہے ہیں اور کون ہیں جو تنزل پر ہیں۔ اور ان کے اسباب تنزل کیا ہیں۔ اور زمین کا وہ کونسا خطہ ہے۔ جو ہمارے طبعی مذاق کے مطابق ہمارے لئے موزوں ہے۔ اور کس خطہ کے لوگ ہیں۔ جو ہمارے افکار خیالات کو عزت کی نگاہ سے دیکھ سکتے ہیں

گذشتہ سفر یورپ میں میں اس بات کا خاص خیال رکھتا رہا کہ معلوم کروں ان ممالک میں جہاں معیار زندگی بہت اونچا ہے۔ کم سے کم اخراجات کیا ہو سکتے ہیں۔ میری غرض یہ تھی کہ تا واپسی پر احمدی نوجوانوں کو تحریک کروں کہ وہ بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں ممالک غیر کا سفر اختیار کریں۔ اور سیاحت ممالک کا ڈر اپنے دل سے نکال دیں۔ اس سلسلہ میں یہ مضمون امید ہے فائدہ مند ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ

انگلستان کا فرسٹ کلاس کا کرایہ بمبئی سے قریباً ایک ہزار روپیہ ۱۰۰۰/- اور Tourist Class کا کرایہ ۷۰۰/- کے قریب ہے۔ اور ڈیک Deck کا کرایہ تو بہت تھوڑا ہے۔ کرایہ میں خوراک وغیرہ کے اخراجات سب شامل ہیں۔ ایک پائی مزید خرچ کئے بغیر مذکورہ کرایہ میں انگلستان پہنچا جا سکتا ہے۔ یہ کرایہ صرف بندرگاہ تک ہے۔ اس سے آگے ریل کا کرایہ لنڈن تک بندرگاہ کی لنڈن سے دوری کے مطابق مختلف ہے۔ عام طور پر جن بندرگاہوں پر ہندوستان کے جہاز جاتے ہیں۔ وہاں سے لنڈن تک کرایہ ۱۳/- روپے سے زیادہ نہیں

سیاحت اور تعلیم ہر دو کے لئے لنڈن میں ٹھہرنے کے لئے بہترین جگہ ہے

احمدی نوجوانوں کو لنڈن میں قیام کے لئے میں یہ تجویز کروں گا۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین کی اجازت کے ساتھ ہماری مسجد کے مکانوں میں ٹھہریں۔ ہماری مسجد کے احاطہ میں مسجد سے قریباً نشو گز کے فاصلہ پر دو مکان ہیں۔ ان دونوں مکانوں کا ایک دوسرے سے فاصلہ قریباً چالیس گز ہے۔ پہلے مکان میں جو مسجد کی تعمیر کے ساتھ خریدا گیا تھا۔ اور جس کا پتہ ۶۳ میلروز روڈ ہے۔ سوائے امام صاحب کے باقی مبلغین رہتے ہیں۔ یہ مکان بمعہ Basement تین منزلہ ہے۔ اس میں ایک باورچی خانہ دو غسل خانے اور گیارہ کمرے ہیں۔ ان کمروں میں چار ایسے ہیں جن میں صرف ایک آدمی رہ سکتا ہے۔ ایک کمرہ بطور بیٹھنے کے کمرہ کے استعمال ہوتا ہے۔ ایک کھانے کے لئے۔ ایک ہفتہ واری میٹنگوں کے لئے اور ایک بطور دفتر اور لائبریری کے استعمال ہوتا ہے۔ باقی تین کمروں میں سات اور آدمی غریبانہ انداز میں رہ سکتے ہیں۔ میرے اس حساب سے ۶۳ میلروز والے مکان میں گیارہ آدمی غریبانہ زندگی کے مطابق رہ سکتے ہیں۔ اور اگر میٹنگوں والا کمرہ بھی شامل کر لیا جائے۔ تو پھر چار آدمیوں کا اور اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ میٹنگیں چونکہ ہفتہ میں ایک دفعہ میں ہوتی ہیں۔ اس لئے ہر ہفتہ وہاں سے پلنگ اٹھائے جا سکتے ہیں۔ اس حساب سے پندرہ آدمی وہاں بآسانی رہ سکتے ہیں۔

دوسرا مکان جس کا پتہ ۶۱ میلروز روڈ ہے یہ بھی مع Basement تین منزلہ ہے اس مکان کی پہلی منزل اور نچلے حصہ میں چوہدری منیر احمد صاحب جو تحریک کی طرف سے تجارت کے نمائندہ ہیں۔ اور چوہدری محمد اشرف صاحب مع اہل و عیال رہتے ہیں۔ منیر احمد صاحب کے پاس دو کمرے ہیں۔ ایک ان کا دفتر ہے اور دوسرے میں وہ سوتے ہیں۔ جو ایک چھوٹا سا کمرہ ہے۔ درمیانی منزل میں امام صاحب بمعہ اہلیہ رہتے ہیں۔ اس میں ایک باورچی خانہ اور ایک غسلخانہ تین درمیانے سائز کے کمرے ہیں۔ دو کمرے سب کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اور تیسرا کھانے کے لئے۔ بڑی منزل میں ایک انگریز مرد و دو گھرانہ رہتا ہے۔ اور دو پونڈ ہفتہ اس کا کرایہ دیتے ہیں۔ اس مکان میں بھی اگر احمدی سیاحوں اور طالب علموں کے لئے جگہ بنانی جائے اور کرایہ داروں کو رخصت کر دیا جائے تو قریباً بیس کے لئے اور جگہ نکل سکتی ہے۔ یہ مبلغین اگر کل کرایہ دیں تو فی کس ۱۲/- روپے ماہوار سے زیادہ نہیں پڑے گا۔ مندرجہ بالا انداز کے مطابق قریباً ۲۷ آدمی مسجد کے مکانوں میں سما سکتے ہیں۔ اور ان کی رہائش کے اخراجات ۱۲/- روپے ماہوار سے ہرگز زائد نہیں ہوں گے۔ کرایہ کی اس شرح کے مطابق آج کل وہاں لیجاتی ہے۔

خوراک کے اخراجات جو آج کل ہمارے مبلغین کر رہے ہیں قریباً ۴۲/- ماہوار ہیں۔ ان اخراجات میں صبح کا ناشتہ اور دونوں وقت کا کھانا شامل ہیں۔ یہ وہ خوراک ہے جو ہندوستانی یہ غربا کھاتے ہیں۔ یہ بات نوٹ کر لینی چاہیئے کہ کھانا انگلستان میں خود تیار کیا جائے۔ تو اس صورت میں یہاں کی نسبت وہاں کی خوراک سستی ہوگی۔ یہ میرا موٹا اندازہ ہے۔ انگلستان ہمارے مبلغین کو لکھ کر اس بات کی تصدیق کروائی جا سکتی ہے۔

لنڈن کے مرکزی حصوں میں جو Restaurant ہیں۔ وہاں سوا روپے ۱/۴/- میں کھانا کھایا جا سکتا ہے اس کھانے میں مندرجہ ذیل چیزیں ہوں گی۔ روٹی کے دو گول ٹکڑے ایک نمکین ڈش ایک میٹھا ڈش اور چائے ان Restaurant میں vegetable curry کی ایک پلیٹ سبزی خوروں کے لئے ۷/- میں آتی ہے۔ اور روٹی اور مکھن کی قیمت اگر شامل کی جائے۔ تب ایک وقت کا کھانا ۱۲/- میں Restaurant میں کھایا جا سکتا ہے۔ Restaurant میں کھانا کھانے سے گھر کی نسبت زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ اس لئے بہتر صورت یہی ہے۔ کہ مسجد کے مکانوں میں رہا جائے۔ اور اپنا کھانا خود ہی پکایا جائے۔ آج کل مبلغین کا کھانا امام صاحب کی بیگم صاحبہ پکاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا بہت اجر دے۔ اس سے پیشتر مبلغین خود باری باری پکاتے تھے۔ لیکن اس صورت میں اس کا ایک دن ہفتہ میں ضائع ہو جاتا تھا۔ لیکن ان کی اس قربانی کی وجہ سے اخراجات بہت کم ہو گئے تھے۔ کھانا پکانا وہاں زیادہ مشکل نہیں۔ کیونکہ کھانا پکانے کی ساری سہولتیں میسر ہیں۔ بجلی اور گیس کے چولھے لگے ہونے کی وجہ سے بہت جلد کھانا تیار ہو جاتا ہے۔ اور آگ جلانے وغیرہ کی دقتیں بھی نہیں اٹھانی پڑتیں۔

لنڈن کا ایک حصہ دوسرے حصہ کے ساتھ بسوں اور زمین دوز ریلوں کے ساتھ خوب ملا ہوا ہے۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ بہت آسانی بہت آرام بہت تھوڑے وقت میں پہنچا جا سکتا ہے۔ بسوں میں سفر بہ نسبت ریل سستا ہے۔ لیکن ریلوں میں وقت تھوڑا لگتا ہے

لنڈن اور انگلستان کے باقی حصوں میں تعلیم کے تین طریق ہیں۔ اول سکولوں اور کالجوں کے ذریعہ سے۔ دوسرے City Institutes کے ذریعے سے تیسرے Private Schools کے ذریعہ سے

ان میں سے سب سے سستا طریق حصول تعلیم کا City Institutes کے ذریعہ ہے آن کی ہر ضلع اور تعلیم میں Institutes کے سکول ہیں۔ اور ان میں سے اکثر میں شام کو پڑھائی ہوتی ہے لیکن بعض میں دن کو بھی اور رات کو بھی اور قریباً ہر مضمون پڑھایا جاتا ہے۔ اور بعض میں بہت اعلیٰ قابلیت کے استاد رکھے ہوئے ہیں۔ پڑھائی ہفتہ میں پانچ دفعہ بھی ہوتی ہے ہفتہ میں ایک دفعہ بھی۔ دو دفعہ بھی تین دفعہ بھی۔ غرض یہ ہے۔ ہر ایک کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولت مہیا کی جائے کہ وہ تعلیم حاصل کر سکے۔ یہ سکول گرمیوں میں بند رہتے ہیں۔ باقی سال میں نو ماہ کھلے رہتے ہیں۔ ہر تین ماہ بعد کچھ چھٹیاں ہوتی ہیں ہر مضمون کی تحصیل کے لئے اخراجات بہت برائے نام ہیں غالباً دس (۱۰) روپے ... فی ٹرم کے قریب ہیں۔ مثلاً جو صاحب ... انگریزی کی تحصیل کے لئے جائیں اور وہ ان Institutes میں تعلیم حاصل کر لیں۔ تو ان کی تعلیم کے اخراجات ۹ ماہ کے صرف ۳۰/- روپے ہوں گے اس صورت میں کہ وہ ہفتہ میں پانچ دفعہ کلاس اٹینڈ کریں جو دو گھنٹہ کی ہوگی۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ یہ طریق تعلیم کتنا سستا ہے۔

اس قسم کی Institutes صرف لنڈن کے مرکزی حصہ میں ہیں اس لئے

وہ لوگ جو مسجد میں رہینگے۔ انہیں سواری کے اخراجات بھی ادا کرنے پڑینگے۔ مسجد سے لنڈن کے مرکزی حصہ میں جانے کے لئے بس کے ذریعہ پانچ آنے اور زمین دوز ریل کے ذریعہ قریباً سات آنے صرف ہوتے ہیں۔ یہ صرف یکطرفہ کرایہ ہے۔

انگلستان کی سیاحت کا سب سے سستا طریق یہ ہے کہ Youth Hostels Association میں شمولیت اختیار کر لی جائے Association کی رکنیت کے لئے صرف چار پانچ روپے سالانہ چندہ ہے چندہ کی رکنیت کے فوائد سے کوئی نسبت ہی نہیں۔

سارے انگلستان کے ہر علاقہ میں کثرت کے ساتھ اس Hostels Association پائے جاتے ہیں۔ اس کا رکن ان Hostels میں جگہ بک کروا کر رہ سکتا ہے رہائش کا کرایہ بہت معمولی ہے۔ ایک رات کا کرایہ پانچ آنے سے زیادہ نہیں ہے۔ بعض Hostels میں پکا پکایا۔ کھانا بھی بڑے سستے داموں مل جاتا ہے لیکن عام طور پر توقع یہ کی جاتی ہے کہ سیاح خود کھانا پکائے۔ کھانا پکانیکی تمام سہولتیں میسر ہوتی ہیں۔ اس Hostels کے Association نہ صرف انگلستان بلکہ ساری دنیا میں پائے جاتے ہیں اور خصوصاً یورپ میں تو بہت کثرت کیساتھ اور ان تمام Hostels کا یہی اصول ہے۔ کہ اراکین کو بہت سستی رہائش اور خوراک مہیا کی جائے۔

بالآخر یہ گذارش کرونگا کہ انگلستان میں تعلیم اور سیاحت کی صورت جو تجربہ کر چکا ہوں۔ اس سے فائدہ نہیں جا سکتا ہے جبتک نظارت تعلیم و تربیت خدام الاحمدیہ یا کوئی اور تنظیم باقاعدہ کسی پروگرام کے مطابق نوجوانوں کو وہاں بھیجنے کا انتظام نہ کریں۔ ضرورت ہے کہ باقاعدہ ایک پروگرام بنا کر نوجوانوں میں تحریک کی جائے کہ وہ سیاحت و تعلیم کے لئے سال یا دو سال کیلئے انگلستان جائیں اسی صورت ہو۔ اخراجات میں تخفیف کی جا سکتی ہے۔

یہ مضمون مکمل نہیں ہوگا اگر ضمناً اسبات کا بھی ذکر نہ کر دیا جائے کہ آجکل انگلستان میں Part time ملازمت کے بھی بہت مواقع ہیں۔ اگر اس قسم کی ملازمت ... کسی طالب علم کو ملجائے۔ تو وہ بہت اخراجات اس ملازمت سے نکال سکتا ہے امریکہ میں تو یہ عام رواج ہے کہ طالب علم اپنے اخراجات خود کماتا ہے۔ اگر کسی Restaurant میں بحیثیت Waiter یعنی بیرے کے Part time ملازمت کر لی جائے تو آسانی کیساتھ -/125 روپے ماہوار ملکہ زیادہ کمایا جا سکتا ہے

مشرقی پنجاب اور ہندوستان سے آئے ہوئے موصی صاحبان

۱۔ مرزا محمد مسعود احمد صاحب دفتر الفضل قادیان وصیت نمبر ۶۶۲۵

۲۔ علی محمد صاحب ولد بالو محمد بخش صاحب انبالہ شہر انبالہ وصیت نمبر ۶۶۲۸

۳۔ بلقیس جہاں بیگم بنت حکیم محمد عبد الصمد صاحب دار العلوم قادیان وصیت نمبر ۶۶۳۰

۴۔ امۃ الرشید بیگم زہرہ بنت ڈاکٹر مرزا برکت علی صاحب دار العلوم قادیان

۵۔ خواجہ عبد الغفور صاحب ولد خواجہ عبد اللہ صاحب دار الفتوح قادیان وصیت نمبر ۶۶۵۷

۶۔ غلام احمد صاحب پوسٹل کلرک قادیان نمبر ۶۶۶۵

۷۔ عبد الحق صاحب ولد میراں بخش صاحب بمبئی ۸ وصیت نمبر ۶۶۶۹

۸۔ عبد المالک صاحب ولد محمد عبد اللہ صاحب بسیرد چیچی ضلع گورداسپور وصیت نمبر ۶۶۷۲

۹۔ جمعدار اللہ داد صاحب ولد حکیم جلال خانصاحب نمبر ۶۶۷۷

۱۰۔ عبد القادر صاحب مونس دہلوی دار الفضل قادیان وصیت نمبر ۶۶۸۲

۱۱۔ شیخ فضل حق صاحب ریٹائرڈ گارڈ دار الرحمت قادیان وصیت نمبر ۶۶۸۳

۱۲۔ محمد حسن صاحب آسان دہلوی طبیہ کالج کوارٹر قرولباغ دہلی وصیت نمبر ۶۶۸۴

۱۳۔ فضل الدین ولد چوہدری اللہ جوایا صاحب کھیبی بانگہ وصیت نمبر ۶۶۸۸

۱۴۔ صدیق احمد ولد حافظ تصدق حسین صاحب بریلی وصیت نمبر ۶۶۹۱

۱۵۔ ایم عبد الرشید خاں صاحب لکھنؤ وصیت نمبر ۶۶۹۲

۱۶۔ محمد یوسف صاحب عمر برادرز کنٹریکٹرز بریلی سٹی وصیت نمبر ۶۶۹۳

۱۷۔ عبد الرحمان خانصاحب کمپونڈر قادیان دار الفتوح وصیت نمبر ۶۶۹۴

۱۸۔ سید شرافت حسین صاحب احمدیہ فرنیچر سٹور دہلی وصیت نمبر ۶۶۹۴

۱۹۔ ایم منا لال صاحب دیولالی وصیت نمبر ۶۷۰۹

۲۰۔ نذیر احمد صاحب ولد چوہدری فضل احمد صاحب تلونڈی عنایت خاں وصیت نمبر ۶۷۱۳

۲۱۔ رحمت اللہ صاحب ولد بوڑا صاحب دار السعۃ قادیان وصیت نمبر ۶۷۱۵

۲۲۔ عبد الرحیم پراچہ قادیان وصیت نمبر ۶۷۲۰

۲۳۔ حشمت علی صاحب ولد بالو غلام محمد صاحب شملہ وصیت نمبر ۶۷۲۴

۲۴۔ عبد الرحیم عرف نذیر احمد صاحب ریلوے روڈ قادیان وصیت نمبر ۶۷۲۹

انگریزی ترجمہ قرآن کا دیباچہ اردو میں

افسوس ہے کہ بعض دقتوں کے پیش نظر دیباچہ جلدی شائع نہیں کیا جا سکا۔ امید ہے کہ اب بہت جلد شائع کیا جائیگا خریداران مطمئن رہیں جونہی طبع ہوگا انکی خدمت میں روانہ کر دیا جائیگا چونکہ اخراجات ہمارے پہلے اندازے سے بہت زیادہ ہوئے ہیں اسلئے آئندہ اسکی قیمت پانچ روپیہ ہوگی۔ لہٰذا جو دوست اُسے خریدنا چاہتے ہیں۔ انہیں پانچ روپیہ فی نسخہ کے حساب سے دفتر محاسب میں قیمت جمع کرا دینی چاہیئے۔ یا کم از کم انہیں ہمیں اطلاع دے دینی چاہیئے۔ کہ وہ ایک نسخہ یا زیادہ خریدنا چاہتے ہیں۔ تا اس اندازہ کے مطابق چھپوایا جائے۔

جلال الدین شمس
جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

سیالکوٹ میں سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کا شاندار استقبال

"خطرات سے مت گھبراؤ۔ زندہ قومیں ہمیشہ خطرات کا مقابلہ کرتی ہیں" (سر ظفر اللہ خاں)

از مکرم جناب عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے

سیالکوٹ میں ۲۹ رمئی ۱۹۴۹ء کی شام ایک یادگار رہیگی۔ جبکہ مملکتِ خداداد دولتِ پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں سیالکوٹ تشریف لائے۔ آپ نے شام کے وقت "اقبال لائبریری" کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر چوک سے لیکر اقبال لائبریری کی عمارت تک تمام سڑک کو خوشنما پھولوں اور جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ دونوں طرف مسلم نیشنل گارڈز اور مسلم لیگ کے سربرآوردہ اصحاب قطاریں باندھے کھڑے تھے۔ اور فوجی بینڈ پاکستان کا قومی ترانہ گا رہا تھا۔

گارڈن پارٹی اور سر ظفر اللہ خاں کی مختصر تقریر

شام کے ۶½ بجے اقبال لائبریری کے صحن میں مجلس اقبال کی طرف سے سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے اعزاز میں ایک گارڈن پارٹی دی گئی۔ اس موقعہ پر مسٹر انعام الرحیم کمشنر لاہور ڈویژن مرزا مظفر احمد صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ اور ان کے علاوہ دیگر فوجی اور سول حکام شامل تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد سر عبد القادر بالقابہٗ بھی تشریف لے آئے۔ مجلس کی طرف سے چودھری صاحب موصوف کو ایک شاندار ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کا جواب دیتے ہوئے چودھری صاحب نے فرمایا۔ مجھے بھی اُس سرزمین کی پیدائش کا فخر حاصل ہے۔ جس سرزمین پر اقبال پیدا ہوا۔ آپ نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ مجھے امریکہ سے واپس آکر یہ محسوس ہوا ہے۔ کہ یہاں لوگوں میں خطرات اور پریشانیوں کی وجہ سے کچھ فکر سا پیدا ہو رہا ہے مگر میں آپکو بتانا چاہتا ہوں کہ میں زندہ قوموں کو دیکھ کر آرہا ہوں۔ زندہ قومیں ہمیشہ خطروں میں رہتی ہیں۔ اور خطرات کا مقابلہ کرتی ہیں سر عبد القادر صاحب نے بھی ایک مختصر تقریر فرمائی۔ اور فرمایا کہ سیالکوٹ نے دو آدمی پیدا کئے ہیں علامہ اقبال اور ظفر اللہ خاں۔ آپ نے چودھری صاحب کی بے حد تعریف کی۔ اور فرمایا کہ چودھری صاحب نے پاکستان کا وقار ساری دنیا میں قائم کر دیا ہے اور اسے اتنا سربلند کر دیا ہے کہ اب ہماری گردنیں فخر سے اونچی ہو گئی ہیں۔

رات کے وقت تقریباً ۹½ بجے رام تلائی کا وسیع میدان لوگوں سے کھچا کھچ بھرنا شروع ہو گیا۔ اور دس بجے جبکہ سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب سٹیج پر تشریف لائے۔ تقریباً ۷۰ ہزار انسانوں کا ایک سمندر تھا۔ جو "پاکستان زندہ باد"۔ "سر محمد ظفر اللہ خاں زندہ باد" "علمبردار کشمیر زندہ باد" اور "قائد اعظم زندہ باد" کے نعروں سے گونج رہا تھا۔ سب سے پہلے "ڈسٹرکٹ مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن" کی طرف سے سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی خدمت میں ایک منظوم سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ جس میں چودھری صاحب کی عالمگیر خدمات کو دہرایا گیا۔ اور مسلمانانِ عالم کی اس عظیم الشان خدمت پر پُرخلوص ہدیۂ تبریک پیش کیا گیا۔ اس کے بعد سر محمد ظفر اللہ خاں مائیکروفون پر تشریف لائے۔ اور سلسلۂ تقریر کا آغاز فرمایا۔

کشمیر فلسطین اور پاکستان

آپ نے فرمایا۔ کہ میں تقریر میں کشمیر فلسطین اور پاکستان کے متعلق کچھ ضروری باتیں بیان کروں گا۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ تینوں مسئلے ایسے ہیں۔ جن کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ آپ نے فلسطین کے متعلق بیان فرمایا۔ کہ فلسطین میں اس وقت ۱۳ ضلعے ہیں۔ جن میں سے ۱۲ ضلعوں میں عربوں کی اکثریت ہے۔ اور صرف ایک ضلع میں یہودیوں کی اکثریت ہے۔ مگر اس کے باوجود یو۔ این۔ او میں ناحق خود غرض حکومتوں کی طرف سے فلسطین کی تقسیم کی حمایت کی گئی۔ جس کے خلاف عربوں میں اشتعال پیدا ہونا ایک لازمی امر تھا۔ لیکن آپ غور کریں۔ کہ آخر یہودیوں کو فلسطین میں قدم جمانے کا موقع کس طرح پیدا ہوا۔ قطع نظر اُن سہولتوں کے جو بعض اقوام کی طرف سے یہودیوں کو حاصل ہوئیں انہوں نے عربوں سے زمینیں خریدنی شروع کیں اور تگنی اور چوگنی قیمت پر خریدنی شروع کیں۔ آپ نے سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ افسوس ہے کہ مسلمان خطرات کا آغاز سے ہی مقابلہ نہیں کرتے۔ اور جب پانی سر سے گذرنے لگتا ہے تب وہ مقابلے پر آتے ہیں۔ اگر اوّل دن سے ہی یہودیوں کو کوئی مراعات نہ دی جاتیں تو آج وہ ہرگز اس قابل نہ ہوتے۔ کہ مقابلے پر ٹھہر سکیں اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ کہ اب کچھ کشمیر کے متعلق کہنا چاہتا ہوں:۔

کشمیر میں ڈوگرہ شاہی راج

آپ نے کشمیر کے متعلق سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ خطۂ زمین صرف ۷۵ لاکھ روپے کے عوض موجودہ مہاراجہ کے پڑدادا نے خرید لیا تھا۔ اور پہلے پہل تو مظالم کی ایسی قدر انتہا تھی۔ کہ ریاست میں کسی شخص کو اپنے گھر میں

اپنی گائے ذبح کرنے پر عمر قید کی سزا

دی جاتی تھی۔ پھر ایک وقت آیا جبکہ ہندوستان کے ایک وائسرائے نے مہاراجہ کو خط لکھا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ اپنی ریاست کے باشندوں کی مطلق کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ اور اُن پر ظلم کر رہے ہیں۔ ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں۔ کہ یہ طریق بغاوت پیدا کرے گا۔ اور آپ کو مشکلات میں مبتلا کر دے گا۔ لیکن مہاراجہ نے عملاً اس کی پرواہ نہ کی۔ اور مظالم جاری رکھے آپ نے کشمیر کی بحث کے مفصل حالات سنائے اور فرمایا کہ انڈین یونین کشمیر میں مسلمانوں کی اکثریت سے وہی سلوک کرنا چاہتی ہے۔ جو کپورتھلہ کی مسلمان اکثریت سے کیا گیا۔ لہٰذا ابھی وقت ہے کہ مسلمان بیدار ہوں۔ اور اپنی پوزیشن کو سمجھیں۔

پاکستان کو مضبوط بنائیے

آپ نے فرمایا۔ کہ اب میں اپنے مضمون کے سب سے ضروری حصے کی طرف آتا ہوں اور وہ ہمارا اپنا ملک ہے آپ نے فرمایا مجھے شدید افسوس ہے کہ بعض مسلمان کہلانے والے اب بھی اُن عادات کی اصلاح نہیں کرتے جنکی وجہ سے ساری قوم پر ادبار چھایا ہوا ہے۔ تم روتے ہو کہ تمہارے اموال لُٹ گئے۔ اور زمینیں چھن گئیں۔ میں کہتا ہوں اگر اسلام کی بقا کیلئے اور اسلام کی زندگی کیلئے تم سب کی جانیں بھی چلی جائیں تب بھی تم نفع میں رہو گے۔ یاد رکھو کہ ہم نے ۵ لاکھ کی قربانی دے کر یہ ملک حاصل کیا ہے اور یہ قربانی بڑی حقیر قربانی ہے۔ اور یہ سودا

بڑا سستا سودا ہے

اسلام کی حیاتِ ثانیہ کوئی معمولی چیز نہیں اس کیلئے نہ صرف تمہیں مال۔ جان اور عزّت کی ہی قربانی دینی پڑے گی۔ بلکہ استقلال کے ساتھ ان چیزوں کو قربانی کیلئے تیار رکھنا پڑے گا۔

آپ کی تقریر کے دوران میں فلک شگاف نعرے بلند ہوتے رہے۔ اور رات کو ۱۲ بجے کے قریب یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

اعلان معافی

منشی سلطان احمد صاحب جنکو محمد آباد سٹیٹ سے بلا حصولِ رخصت مجلس مشورۃ میں شریک ہونے پر مقاطعہ اور اخراج از جماعت کی سزا دی گئی تھی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اب انکی ازراہ کرم و شفقت

بقیہ صفحہ اوّل

وزیر خارجہ کی پریس کانفرنس

۔۔ اور ہماری چند دیاں دنیا بھر کی نو آبادیوں کی غلام آبادیوں کے ساتھ ہیں۔

سمٹس کی شکست

ایک سوال۔ جنوبی افریقہ کے انتخابات میں فیلڈ مارشل سمٹس کی شکست کا وہاں کے پاکستانی اور ہندوستانی باشندوں کی حالت پر کیا اثر پڑے گا۔

جواب۔ میرے خیال میں صورت حالات زیادہ خطرناک ہو جائے گی۔ کیونکہ سمٹس کے مخالفوں نے انتخابات اس بات پر لڑے تھے کہ سمٹس کا سلوک ان باشندوں سے نرمی کا ہے اب لامحالہ وہ پارٹی برسر اقتدار آتے ہی اپنے پروگرام کو عملی صورت دینے کی کوشش کریگی جن سے ان باشندوں کے معاملات اور زیادہ اُلجھ جائیں گے

ہندوستان کی معاہدہ شکنی

ہندوستان کی طرف سے متواتر معاہدہ شکنی کے متعلق ایک پریس رپورٹر کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا ہم نے تو جو معاہدات کئے ہیں۔ ہم ان پر اپنے مقدور تک عمل پیرا رہیں گے۔ اگر وہ معاہدہ شکنی کریں تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہی طریق ہم بھی اختیار کر لیں۔

سیاسی ادارہ

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پاکستان کے وزیر امور خارجہ نے فرمایا حکومت پاکستان کو واقعی بہت جلد ایک ایسا تربیتی سیاسی ادارہ قایم کرنا ہوگا جس میں ممالک غیر میں بھیجے جانے والے امیدواروں کو ضروری سیاسی اور بین الاقوامی معاملات کی تعلیم دی جایا کریگی۔ تاکہ وہ باہر کے ملکوں میں [illegible] بطریق احسن تمام معاملات سے عہدہ برآ ہو سکیں

حیدر آباد سے ہمدردی

آپ نے کہا اس میں کیا شک ہے کہ ہماری ہمدردیاں ہندوستان و حیدر آباد کے معاملے میں حیدر آباد کے ساتھ ہیں۔ ہم یہ کبھی بھی پسند نہیں کر سکتے کہ کسی ریاست کی آزادی زبردستی سلب کی جائے۔

لاہور از محکمہ اطلاعات عامہ مغربی پنجاب

کاتنے اور بننے والوں کی ایسوسی ایشن کو منظم کرنے کی کمیٹی کا جو اجلاس ۳۰ مئی ۱۹۴۸ء کو ہونا قرار پایا تھا وہ غیر معین عرصہ کیلئے ملتوی ہو گیا ہے۔

اسرائیلی دارالحکومت سے عراق کی فوجیں ۵ میل سے بھی کم دور رہ گئیں

بیت المقدس۔ ۳۱ مئی۔ خبر ملی ہے کہ عراق کی فوجیں نام نہاد اسرائیلی ریاست کے دارالحکومت تل ابیب سے پانچ میل سے بھی کم دور رہ گئی ہیں۔ مشرق کی جانب سے شرق اردن کی فوجیں بھی برابر پیشقدمی کر رہی ہیں۔ اور ۱۲ میل سے بھی کم فاصلہ پر ہیں۔ جنوب کی جانب سے مصری فوجیں یہودیوں کے جوابی حملوں کو پسپا کرتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہیں اور بیس میل سے بھی کم دور رہ گئی ہیں آج شام کے ہوائی جہازوں نے عکہ کی بندرگاہ کے شمال میں یہودیوں کا ایک جہاز ڈبو دیا۔ نیز بحر طبریہ میں ان کی ایک موٹر کشتی بھی غرق کر دی گئی۔ عربوں کے کچھ اور جہازوں نے یہودیوں کی کئی اور بستیوں پر بھی حملے کئے خاص طور پر یہودیوں کی ایک بہت بڑی بستی پر جو تل ابیب سے جنوب کی جانب ۱۱ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ شدید بمباری کی گئی۔ بیت المقدس کے نئے شہر میں یہودی مورچوں پر عرب شدید گولہ باری کر رہے ہیں۔ عرب فوجی کمانڈر بہت مطمئن ہیں۔ چنانچہ انہوں نے کہا ہے کہ۔ ایک دو روز میں بیت المقدس کی فتح یقینی ہے۔

عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کی میٹنگ عمان میں ہو رہی ہے۔ جس میں امن کونسل کی اس قرارداد پر غور کیا جا رہا ہے جس میں بدھ کے روز صبح ساڑھے چار بجے تک چار ہفتوں کے لئے لڑائی بند کر دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔

نوشہرہ اور اوڑی کے محاذوں پر دشمن کی دو چوکیوں کا صفایا

تراڑکھل ۳۱ مئی۔ آزاد کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ پونچھ کے علاقے میں آزاد فوج نے انڈین یونین کا ایک طیارہ مار گرایا۔ ایک اور ہوائی جہاز کو شدید نقصان پہنچایا گیا۔ خیال ہے وہ بھی اپنے اڈے تک واپس نہ پہنچ سکا ہوگا۔ اس علاقے میں ہندوستانی فوج نے ایک بڑا حملہ کیا۔ آزاد فوج کے سپاہیوں نے اس کا منہ توڑ جواب دیا۔ اور قریباً ستّرہ ہندوستانی سپاہی ہلاک ہوئے۔ آزاد فوجوں نے نوشہرہ اور اوڑی کے محاذوں پر بھی دشمن کی دو چوکیوں کا صفایا کیا۔ ایک سو کے قریب ہندوستانی سپاہی مارے گئے۔ اور بہت سا اسلحہ آزاد فوج کے ہاتھ لگا۔

مغربی پنجاب کے دو پارلیمنٹری سکرٹری مستعفی ہو گئے

لاہور۔ ۳۱ مئی۔ مغربی پنجاب کے دو پارلیمنٹری سکرٹریوں راجہ سید اکبر اور چوہدری فضل الٰہی نے اپنے عہدوں سے استعفےٰ دے دیا ہے۔ یہ دونوں سابق وزیر مالیات سردار شوکت حیات اور سابق وزیر خزانہ میاں ممتاز محمد دولتانہ کے ساتھ کام کرتے تھے۔ پتہ چلا ہے۔ کہ اُن کے استعفے وزیر اعظم نے منظور کر لئے ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد بھی مسلم لیگ کی ضرورت ہے

کراچی۔ ۳۱ مئی۔ پاکستان مسلم لیگ کے ناظم چوہدری خلیق الزمان نے کل یہاں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ عوام اور حکومت کے درمیان رابطہ قایم رکھنے اور عوام کو دشمنوں کا آلہ کار بننے سے روکنے کے لئے مسلم لیگ جیسی جماعت کی اشد ضرورت ہے اگر مسلم لیگ کو توڑ دیا جائے تو ان لوگوں کیطرف سے جو آج تک پاکستان کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ ایسی جماعتیں عالم وجود میں آجائینگی جو عوام کو غلط راستے پر ڈالکر گمراہ کرنے میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہ اٹھا رکھینگی۔

مکرم مولوی غلام رسول صاحب مبلغ امریکہ کے متعلق اطلاع

لندن۔ ۳۱ مئی۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مکرم مولوی غلام رسول صاحب کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اطمینان بخش طور پر ترقی کر رہی ہے۔ احباب کامل صحت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

روس کیطرف سے معاہدات کی خلاف ورزی

واشنگٹن۔ ۳۱ مئی۔ امریکہ کے محکمہ امور خارجہ نے ان بدعہدیوں کی ایک فہرست تیار کی ہے۔ جو روس نے کوریا، منچوریا، جرمنی، آسٹریا اور مشرقی و جنوب مشرقی یورپ سے متعلق معاہدات کے سلسلہ میں کی ہیں۔ یہ فہرست ایسے ۳۷ معین و مخصوص واقعات پر مشتمل ہے۔ جن میں امریکی نقطۂ نگاہ کے مطابق روس معاہدات کو پس پشت ڈالتے ہوئے سراسر ان کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوا ہے۔ واضح رہے۔ ۱۷ مارچ کو مسٹر ٹرومین نے امریکی کانگریس کو مخاطب کرتے ہوئے روس پر بدعہدی کے الزامات لگائے تھے جس پر سینیٹ کے ۳۱ ممبران کی طرف سے ایک قرارداد کے ذریعے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ ایسی بدعہدیوں کی مکمل فہرست تیار کی جائے چنانچہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے مطلوبہ فہرست مکمل کر کے شایع کر دی ہے۔

سنٹرل ملٹری ورکشاپ چک لالہ میں ہڑتال ختم ہو گئی

لاہور۔ ۳۱ مئی۔ سنٹرل ملٹری ورکشاپ چک لالہ کے تمام ہڑتالی ملازمین کام پر واپس آ چکے ہیں۔ پروفیسر عنایت اللہ ڈسٹرکٹ پبلک ریلیشنز آفیسر راولپنڈی نے ملازمین کے ایک اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ کوئی قوم اپنی سلطنت کو اس وقت تک مستحکم نہیں بنا سکتی۔ جب تک اس میں محنت، جرأت، سرفروشی اور نظم و آئین کی پابندی کا ذوق پیدا نہ ہو۔ اس وقت ہمیں تمام وقتی بحثوں اور جھگڑوں سے آنکھیں بند کر کے تعمیر پاکستان میں لگ جانا چاہیئے۔ وہ حکومت ختم ہو گئی جس کے خلاف عوام کو قانون شکنی اور انقلاب زندہ باد کے نعرے لگانے کے لئے بھڑکایا جاتا تھا۔ اس کی جگہ اب ہماری حکومت آ گئی ہے۔ اس لئے ہمیں اپنی اس پرانی روش کو ترک کر دینا چاہیئے۔ اگر کوئی قانون غلط ہے۔ تو اسے آئینی طریقوں سے بدلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ قانون کو ہاتھ میں لینا کسی طرح جائز نہیں۔ اسطرح انتشار پیدا ہوتا ہے۔ جس سے گھات میں بیٹھا ہوا دشمن فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

خاتمہ تقریر پر آپ نے مزدوروں کو ہڑتال ترک کر دینے پر مبارکباد دی اور انہیں ملی تعمیر کے لئے زیادہ سے زیادہ جوش و خروش سے کام کرنے کی تلقین کی۔ (محکمہ تعلقات)